بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۱۸

یوم سہ شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ ہجرت آج سات بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج صبح ضعف دل کی شکایت ہوگئی۔ مگر بعد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہوگئی۔ اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ آج حضور نے قریباً ایک گھنٹہ ۱۲ اصحاب کو شرف ملاقات بخشا جن میں سے دو غیر احمدی اصحاب تھے

حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کو کل سے زیادہ تکلیف ہوگئی ہے احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں

۱۹ مئی جناب شیخ عبدالحمید صاحب سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن لاہور سے تشریف لائے انہوں نے اور جناب راجہ علی محمد صاحب و جناب مرزا عزیز احمد صاحب ممبران کمیشن نے علاوہ دیگر امور کے نظارت بیت المال میں انسپکٹروں کے متعلق قریباً ۵ بجے شام تک کام کیا۔

جلد ۳۴	۲۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش	۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ	۲۱ مئی ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۱۹

خطبہ جمعہ

احمدی زمیندار پہلے کی نسبت زیادہ غرباء کے لئے غلہ جمع کریں

امراء کو اپنی آمدنی کے مطابق گندم دینی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء

مرتبہ:۔ قریشی عبدالکریم صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالےٰ نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا ہے۔ اور اسلام کے معنے سپرد کر دینے کے ہوتے ہیں۔ اور اسلام کے معنے امن دینے کے بھی ہوتے ہیں۔ گویا اسلام میں سارے اسلام کا خلاصہ آگیا۔ یہ منفقہ بات ہے کہ اسلام نے دو باتوں یعنی تعلق باللہ اور شفقت علی الناس کا حکم دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے ساتھ انسان کا تعلق ہو جائے۔ اور بنی نوع انسان پر شفقت کرے۔ اور اسی چیز کا نام مذہب ہے۔ پس اسلام ایک ایسا لفظ چُنا گیا ہے۔ جس میں یہ دونوں معنے ہیں کہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے سپرد کردو۔ اور دوسروں کو امن دو۔ گویا اللہ تعالےٰ نے ہمارے مذہب کا نام اسلام رکھ کر اس نام سے ہی

مذہب کی ساری حقیقت

کھول دی۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے ہمارے دین کا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے مذہب کا نام اسلام رکھا۔ جس کے اندر مذہب کی تمام حقیقت آگئی ہے۔ اور ہماری کتاب کا نام کلام اللہ رکھا۔ اور کلام اللہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو کچھ اس میں ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ بندے کا اس میں کچھ حصہ نہیں ہمارا دعوےٰ ہے کہ قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر حرکت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ مگر

دوسری کتب میں بہت کچھ تداخل ہے

جب وہ درست تھیں تب بھی ان میں تداخل تھا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ ہے۔ اس میں بے شک الہامات ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فقرہ ہوتا ہے۔ کہ آج رات مجھے یہ الہام ہوا۔ یہ فقرہ اللہ تعالےٰ کا نہیں ہوتا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زائد کردہ ہوتا ہے اسی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب توریت میں ایسے فقرات اس وقت بھی موجود تھے۔ جب وہ صحیح تھی۔ پس وہ کتاب شروع میں بھی مکمل الہامی نہیں تھی۔ اسی طرح انجیل کا حال ہے لیکن قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں ملتا۔ کہ فلاں رات مجھے یہ الہام ہوا۔

شروع سے لے کر آخر تک کلام اللہ

ہے۔ پس ایک ہی مذہب ہے جس میں خدا تعالےٰ کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کئے گئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کا نام اسلام رکھا ہے یعنی اپنی جان کو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دینا۔ اور بنی نوع انسان کو امن بخشنا۔ اور ایک ہی کتاب ہے جس میں کسی انسان کا قول نہیں۔ اور اس کے نام کلام اللہ میں ہی اس کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ زائد بات بھی کہہ لو۔ کہ ہم جس نام سے خدا کو پکارتے ہیں۔ اس نام سے کوئی اور مذہب اسے نہیں پکارتا۔ باقی سب نام مرکب ہیں۔ جو دوسروں کے لئے بھی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہندو پرم ایشور کہتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں بڑی روح۔ گاڈ بھی مرکب استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ نام مرکب نہیں۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بھی

اسم با مسمیٰ

ہے۔ جیسے اللہ کے معنے ہیں تمام صفات حسنہ سے متصف ہستی۔ اسی طرح محمدؐ کے معنے ہیں۔ جس کی مذمت کوئی نہ کرسکے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ دشمنوں نے گالیاں دیں۔ تو صحابہ بڑے جوش میں آگئے۔ آپ نے فرمایا کیوں جوش میں آتے ہو۔ وہ مجھے کب گالیاں دیتے ہیں۔ وہ تو مذمم کو گالیاں دیتے ہیں۔ میں تو محمد ہوں۔ عرب کے لوگ جانتے تھے کہ ان کا نام محمدؐ ہے۔ اور محمدؐ نام لے کر گالی دینا مضحکہ خیز ہے۔ اس لئے عرب کے لوگ آپ کو مذمم کہہ کر گالی دیتے۔ پس ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی وہ نام ملا۔ جس کے ساتھ کوئی گالی نہیں دے سکتا۔

اور ہمارے خدا کا وہ نام ہے۔ جو کسی کو نہیں دیا جاسکتا۔ اور ہمارے مذہب کا وہ نام ہے۔ جس میں وہ دونوں خصوصیات شامل ہیں۔ جن کے لئے مذہب آیا کرتا ہے۔ اور ہماری کتاب کو وہ نام ملا ہے۔ جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں صرف اور صرف الہام ہی درج ہے مگر کیا ہم نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

مسلمان ایک جسم کی طرح

ہیں۔ جس طرح انگلی کو اگر کوئی تکلیف پہنچے۔ تو تمام جسم کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں میں سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ تو ضرور ہے کہ باقیوں کو بھی تکلیف پہنچے۔ پچھلے سال گندم کا بھاؤ آٹھ نو روپے من کے درمیان تھا۔ اب نو اور گیارہ کے درمیان ہے قادیان میں ½۱۰ روپے من کے حساب سے بھی گندم بکی ہے۔ اور گیہوں کی اتنی قیمت ادا کر کے ہر ایک کہاں گندم خرید سکتا ہے ہندوستان میں چپڑاسی کی تنخواہ آٹھ روپے ہوتی تھی۔ آج کل بیس روپے ہے۔ نو۔ دس روپے مہنگائی الاؤنس مل جاتا ہے۔ اگر ہر ایک کے گھر میں اوسطاً دو بچے ہوں۔ تو ایک گھر کے افراد کی تعداد چار بن جاتی ہے۔ اگر ایک فرد ماہوار پندرہ سیر گندم کھائے۔ تو ایک ماہ میں ۶۰ سیر یعنی ۱۵ روپے کی گندم خرچ ہوگی۔ اس کے علاوہ دوسری ضروریات بھی ہوتی ہیں۔ دال۔ سالن۔ کپڑے وغیرہ۔ پھر بعض دفعہ بیماری بھی آجاتی ہے۔ اور ان پر باقی رقم خرچ ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں

غرباء پر جو کچھ گزرتی ہے

وہ یقیناً ایک مصیبت ہوتی ہے۔ مگر ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ہماری جماعت اس مصیبت سے آزاد ہے۔ اگر ہے تو بے شک ہماری جماعت آرام سے سوئے۔ لیکن اگر حقیقتاً ہماری جماعت غریبوں کی ہے۔ اور اگر اس وقت ہمارے کچھ بھائی

فاقہ کشی کی زندگی

بسر کر رہے ہیں۔ اور دوسروں کے دلوں میں درد پیدا نہ ہو۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اسلام پر عمل کیا ہے۔ پچھلے سالوں میں ہم غرباء کو پانچ پانچ ماہ کا غلہ دیتے رہے ہیں۔ اور اس سے قیمت نصف پر آجاتی ہے۔ اگرچہ یہ مدد بہت کم ہے۔ لیکن اس طرح ہم ان کے بوجھ کو ایک حد تک کم کر دیتے ہیں۔ جماعت کے دوستوں نے ہمیشہ اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے پورے جوش سے حصہ نہیں لیا۔ حالانکہ یہ

ایمان کی ادنیٰ علامت

ہے کہ غرباء کا خیال رکھا جائے۔ اسی طرح قادیان کے افراد نے بھی پورے طور پر قربانی نہیں کی۔

حقیقت میں مومن

وہ ہوتا ہے جو اپنے مومن بھائی کا مصیبت کے وقت حصہ دار ہو۔ احادیث میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے۔ تو رستہ میں کھانے کی کمی واقعہ ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس کے پاس جو کچھ ہے۔ وہ لے آئے چنانچہ آپ نے سب چیزیں جمع کر لیں۔ اور ان سب کو ملا کر بطور راشن سب میں برابر تقسیم کرنا شروع فرما دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ انگریزوں نے

راشن سسٹم

جاری کیا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج سے تیرہ سو سال پہلے اس پر عمل فرما چکے ہیں۔ آپ نے سب چیزیں جمع کر کے برابر برابر تقسیم کرنی شروع کر دیں۔ مثلاً اگر کسی کی پانچ کھجوریں حصہ میں آتی تھیں۔ تو جس شخص نے دس کھجوریں دی تھیں۔ اس کو بھی پانچ ہی دی جاتیں اور جس نے ایک کھجور بھی نہ دی تھی۔ اس کو بھی پانچ کھجوریں دی جاتیں۔ پس جب زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ اس وقت مالدار اور غیر مالدار کا سوال نہیں رہتا۔ بلکہ ہر فرد جو اپنے دوسرے بھائی کی کچھ مدد کر سکتا ہے۔ اس پر یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ

اپنے بھائی کی جان بچانے کی کوشش

کرے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بہت کم لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور بیرونی جماعتوں نے تو اسکی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔ حالانکہ غلہ کی قیمت کے بڑھ جانے سے زمینداروں کی حالت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہو گئی ہے۔ اور اس سال پچھلے سالوں کی نسبت

گندم کی قیمت میں بھی پچیس فی صدی کا اضافہ

ہو گیا ہے۔ عام طور پر زیادہ خرچ کھانے کا ہی ہوتا ہے۔ لیکن گندم زمیندار کے گھر کی ہوتی ہے۔ وہ اپنے لئے ایک سال کا خرچ گندم میں سے رکھ لیتا ہے۔ اور باقی بیچ ڈالتا ہے۔ فرض کرو ایک زمیندار کی آمد پہلے ایک سو روپیہ تھی۔ تو اب گرانی کی وجہ سے اس کی آمد کئی سو روپیہ ہو گئی ہے۔ گو اس سال ×

× بے شک فصلیں کم ہوئی ہیں۔ لیکن گندم کی قیمت میں جو پچیس فی صدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ اس کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ بہر حال زمینداروں کو اس معاملہ میں کوئی نقصان نہیں رہا۔ مصیبت تو ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو گندم خرید کر کھاتے ہیں۔ میں نے پچھلے سالوں میں بھی تحریک کی تھی۔ کہ زمینداروں میں سے جس کی گندم سو من ہو۔ وہ ایک من غرباء کے لئے دے دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم وعرفان

۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھ ش مطابق ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء

تہذیب کا مطلب اور مفہوم

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں حضور نے فرمایا:۔

بعض الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں مگر باوجود اس کے لوگ ان کے حقیقی معنی نہیں سمجھتے مثلاً "تہذیب" اور "تمدن" کے الفاظ ہیں۔ شاید ہی کوئی مضمون نگار ہوگا۔ جس نے یہ الفاظ استعمال نہ کئے ہونگے مگر ان کا مطلب پوچھا جائے۔ تو اسے تفصیل سے بیان کرنا اکثر لوگوں کے لئے مشکل ہو جائیگا۔ تہذیب کا لفظ عربی زبان کا ہے۔ اور قائم مقام ہے انگریزی کے لفظ (Culture) کلچر کا۔ اور جسے عربی میں تمدن کہتے ہیں۔ یورپ والے اسے (Civilisation) سولیزیشن کہتے ہیں۔ ہماری مذہبی زبان عربی کا ہر لفظ اپنے اندر حکمت رکھتا ہے۔ گھانس کو کاٹ کر ہموار کرنا یا انسان کے چہرہ کے بالوں کو کاٹ کر چھوٹے بڑے کو برابر کرنا تہذیب کہلاتا ہے۔ اسی طرح چمن کے لئے مالی ہوتے ہیں۔ وہ درختوں کی ادھر ادھر پھیلی ہوئی شاخوں کو کاٹ کر درخت کی کئی خوبصورت شکلیں بنا دیتے ہیں۔ اسے عربی میں تہذیب کہتے ہیں۔ اور اس سے مستعار لے کر انسانی اخلاق کی درستی کے لئے بھی تہذیب کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جس قسم کے اخلاق اور صفات انسان کے اندر موجود ہیں۔ ان کو مذہبی قانون یا سوسائٹی کے قانون کے ماتحت لانے کا نام تہذیب ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے بیان فرمایا۔ کہ خوبصورتی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک اپنی ذات میں۔ اور ایک ماحول اور گرد و پیش کے ساتھ مل کر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے انسان کی دستکاری کام آتی ہے۔ انسان جب ایک چیز کے ماحول کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ تو وہ خوبصورت لگنے لگ جاتی ہے۔ یہی حال انسان کے اخلاق کا ہے۔ اخلاق کا اظہار جب ماحول کے مطابق ہوتا ہے۔ تو وہ اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ اور جب ماحول خراب ہو۔ تو خلق بھی برا ہو جاتا ہے۔ مثلاً صدقہ و خیرات کرنا بہت اچھی بات ہے۔ لیکن جب کوئی ریا کے طور پر کرتا ہے۔ تو اس کی ساری خوبی ماری جاتی ہے۔ پس اخلاق کو ماحول کے مطابق درست کرنا اور اخلاق فاضلہ کا صحیح استعمال تہذیب ہوتی ہے۔

اس تشریح کے بعد حضور نے یورپین اقوام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کی خاص تہذیب ہے۔ جس نے ان میں یک جہتی اور یک رنگی پیدا کر رکھی ہے۔ ہندوستان میں بھی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں کی خاص تہذیب ہے۔ مگر پنجاب کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں ہر بات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ زبان میں۔ لباس میں۔ کھانے کے طریقوں میں۔ کھانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنی اولادوں کے متعلق ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے اخلاق میں یک جہتی پیدا ہو۔ اور ماحول کے مطابق وہ اخلاق کا اظہار کریں۔ تا دیکھنے والے خوش ہوں۔ اور فوراً پہچان جائیں۔ کہ یہ کون ہیں۔ پس ہمیں اخلاق اور طریق گفتگو کو ایک رنگ میں ڈھالنا چاہیئے۔

غیر مسلم ماں باپ کے لئے دعا

ایک نومسلم نے عرض کیا میں اپنے ماں باپ کے لئے جو کفر کی حالت میں فوت ہوئے۔ بخشش کی دعا کر سکتا ہوں یا نہیں فرمایا نام لئے بغیر اس طرح دعا کی جا سکتی ہے کہ اے خدا میرے ماں باپ پر رحم فرما۔ ممکن ہے وہ بظاہر کفر کی حالت میں مرے ہوں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک ان پر حجت تمام نہ ہوئی ہو۔ [illegible]

ہماری جماعت کا تین چار ہزار کے قریب مربع

ہے۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ اس میں سے ایک ہزار مربع میں گندم بوئی گئی تھی۔ اور دس من فی ایکڑ اوسط رکھ لی جائے۔ تو اڑھائی لاکھ من گندم ہو جاتی ہے۔ اگر سو من پر ایک من غلہ لیا جائے۔ تو اڑھائی ہزار من گندم ہمیں مربعہ والے زمینداروں سے نہایت آسانی کے ساتھ مل سکتی ہے۔ اور یہ گندم

قادیان کے غرباء کے لئے

کافی ہے۔ ہمیں چھوٹے زمینداروں پر بوجھ ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ زمینداروں نے اس تحریک میں بہت کم حصہ لیا ہے اور زمینداروں کی نسبت شہریوں نے بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔ شائد اس لئے کہ شہریوں میں تعلیم زیادہ ہے۔ اور تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ حقیقت کو جلدی سمجھ جاتے ہیں۔ اور انہیں

غریبوں کی تکلیف کا بہت احساس

ہوتا ہے۔ پس میں اس سال زمینداروں کو خصوصاً تحریک کرتا ہوں کہ وہ پہلے کی نسبت غریبوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کریں۔ زمینداروں کے سوا دوسرے دوستوں کو بھی پوری توجہ کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ جو لوگ بازار سے گندم خرید کر کھاتے ہیں۔ ان کے لئے میں نے ان کے گھر کے سالانہ خرچ پر

چالیس من پر ایک من

کا چندہ رکھا ہے۔ یعنی جو شخص اپنے گھر کے سالانہ خرچ کے لئے چالیس من گندم خریدے۔ وہ ایک من غرباء کے لئے دے۔ اور جو شخص بیس من خریدے وہ بیس سیر دے۔ اور جو شخص دس من خریدے وہ دس سیر دے۔ اور اگر وہ سالانہ خرچ کے برابر نہ خریدے۔ تب بھی اسے اپنے ایک سال کے غلہ کے خرچ کے مطابق

چالیسواں حصہ

دینا چاہیئے۔ چالیسواں حصہ دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم چالیس دن میں سے ایک دن اپنے بھائی کے لئے فاقہ کرتے ہو۔ کیا یہ بہتر ہے۔ کہ تم چالیس دنوں میں سے ایک دن فاقہ کرو۔ یا یہ بہتر ہے۔ کہ تم خود چالیس دن کھاؤ۔ لیکن تمہارا بھائی چالیس دن فاقہ کرے۔ میرے نزدیک تمہارا چالیسواں حصہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے دینا کوئی قربانی نہیں۔ بلکہ یہ تو

لہو لگا کر شہیدوں میں

داخل ہونے کے مترادف ہے۔ تم اپنے اس طریق سے خدا تعالیٰ کے غضب کو دور کرو گے۔ اس کی رحمت کو اپنی طرف کھینچ سکو گے۔ ایک بات میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں۔ لیکن ان کو غلے کی ضرورت کم ہو۔ وہ اس بات کا خیال نہ کریں۔ کہ ہم نے چونکہ تھوڑا غلہ خریدا ہے۔ اس لئے ہم اس کا چالیسواں حصہ ہی دیں گے۔ بلکہ ان کو اپنی

آمدنی کے مطابق غرباء کے لئے گندم دینی چاہیئے

اسی طرح میں

عورتوں پر بھی ذمہ داری

ڈالتا ہوں۔ کہ وہ گندم بچانے کی کوشش کریں۔ اگر عورتیں گندم بچانے کی کوشش کریں۔ تو بہت کچھ بچا سکتی ہیں۔ بعض دفعہ گھر میں پھلکے موجود ہوتے ہیں۔ لیکن خاوند کو خوش کرنے کے لئے عورت کہتی ہے کہ میں ابھی آپ کو دو گرم گرم پھلکے پکا دیتی ہوں۔ اسی طرح اور بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں اگر ان کا خیال رکھیں۔ اور

عورتیں کفایت شعاری سے کام لیں

تو اخراجات کو کم کر کے اپنے لئے ثواب کا موقع پیدا کر سکتی ہیں۔ اور اپنی طرف سے اس تحریک میں حصہ لے سکتی ہیں۔ میں کئی سال سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ اور اس سال پھر اس خطبہ کے ذریعہ سے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ

یہ مصیبت کا سال ہے

ایسا نہ ہو کہ ان کے غریب بھائی فاقوں سے بے حال ہو جائیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ مصیبت کے وقت جو لوگ اپنا مال دوسروں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ انہی کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے قرب کی راہیں کھولتا ہے۔ جب ایک طرف تکلیف اور مصیبت کے دروازے کھلتے ہیں تو دوسری طرف

اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے

کھلتے ہیں۔ پس کوشش کرو کہ ان مصیبت کے ایام میں تم اللہ تعالےٰ کی رحمت کو زیادہ سے زیادہ جذب کر سکو۔ زمینداروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے لئے

ثواب حاصل کرنے کا خاص موقع

پیدا ہوا ہے۔ انہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لائلپور۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ منٹگمری۔ ملتان اور سندھ کے زمیندار خاص طور پر میرے مخاطب ہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے یہ آسانیاں پیدا کی ہیں کہ ان کو نہروں سے پانی ملتا ہے اور ان کی فصلوں میں بارش کے نہ ہونے سے کوئی خاص کمی نہیں ہوتی وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ

اللہ تعالےٰ کا شکر

ادا کرتے ہوئے اپنے غریب بھائیوں کی امداد کریں۔

سو۱۰۰ میں سے ایک من کی شرط تو میں نے چھوٹے زمینداروں کے لئے رکھی ہے اور جو بڑے زمیندار ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے رستے میں اپنی توفیق کے مطابق حصہ لیں۔ بڑے بڑے زمیندار جن کی گندم ہزار دو ہزار یا چار ہزار من یا دس ہزار من ہوئی ہے ان کے لئے

سو من پر ایک من دے دینا

کوئی قربانی نہیں۔ جو شخص دس ہزار من غلہ فروخت کرتا ہے اس کو اتنا روپیہ آتا ہے جو اس کی ضرورتوں سے بہرحال زیادہ ہوتا ہے۔ جب اس کو روپیہ زیادہ آتا ہے تو اس کو قربانی بھی اپنی حیثیت کے مطابق کرنی چاہیئے۔ سو من میں سے ایک من کی شرط تو چھوٹے زمینداروں کے لئے ہے۔ دراصل چھوٹے زمیندار کو بہت ہی کم بچتا ہے۔ کیونکہ اس نے گندم میں سے کمیں کو بھی دینا ہوتا ہے۔ اس کی گندم میں اس کے بیلوں کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ اور اس میں سے اس نے گورنمنٹ کو بھی کچھ دینا ہوتا ہے۔ دراصل اسے سو من میں سے صرف چالیس من ہی بچتا ہے۔ پس گندم خریدنے والے سے سو من والے زمیندار کی حالت اچھی نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں

اگر ہماری جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھے

تو پانچ چھ ہزار من غلہ بغیر کسی تکلیف کے جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اب تک جو غلہ غرباء کے لئے جمع ہوتا ہے اس کی اوسط پندرہ سو من ہوتی ہے اس

پندرہ سو من

میں سے تین سو من تو ہمارے خاندان کا ہی ہوتا ہے۔ اور باقی بارہ سو من ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک اور کراچی سے لے کر پشاور تک تمام جماعت کا ہوتا ہے۔ کتنی قلیل مقدار ہے جو جماعت کی طرف سے دی جاتی ہے۔ حالانکہ بہت سے گھروں میں مائیں اپنے بچوں کو کھلونوں کی جگہ آٹے کی گڑیاں بنا کر کھیلنے کے لئے دیدیتی ہیں۔ اگر وہ

گڑیوں والا آٹا

ہی جمع کیا جائے۔ تو کئی سو آدمیوں کی جان بچ سکتی ہے جو روٹی نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے درد ہو۔ درد کے بغیر انسان کوئی چھوٹی سے چھوٹی قربانی بھی نہیں کر سکتا۔ پس

اگر تم حقیقی مسلم ہو

اور اسلام کے لئے درد رکھتے ہو۔ تو تمہیں اسلام کے مفہوم کو ہر وقت اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اسلام کے معنے ہیں اپنے نفس کو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دینا اور اس کے بندوں پر رحم کرنا لیکن وہ تمام لوگ جو اپنے نفس کو خدا تعالےٰ کے سپرد نہیں کرتے وہ مسلم کہلانے کے مستحق نہیں۔ اسی طرح وہ تمام لوگ جو خدا تعالےٰ کے بندوں پر رحم نہیں کرتے۔ وہ مسلم کہلانے کے مستحق نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں

برعکس نہند نام زنگی کافور

بھلا حبشی کا نام کافور رکھنے سے کیا بنتا ہے اسی طرح کئی آدمیوں کا نام سوہنا ہوتا ہے۔ لیکن شکل دیکھو تو آنکھیں بند کرنے کو

جی چاہتا ہے۔ پس مسلم کہلانے سے کوئی شخص مسلم نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کے سپرد نہیں کرتا اور اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتا۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی بدصورت انسان ہو اور اس کا نام حسین رکھ لیا جائے۔ کیا اس کا نام حسین رکھنے سے واقعہ میں وہ حسین ہو جائیگا۔ مسلم نام اس شخص کا ہے۔ جو کلی طور پر اپنے نفس کو خدا تعالےٰ کے سپرد کردے۔ اور کلی طور پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول رہے۔ اگر آج اس میں تھوڑی طاقت ہے۔ تو وہ احمدیوں کی خدمت کرے۔ اور اگر کل اسے زیادہ طاقت اور توفیق ملے۔ تو وہ دوسروں کی بھی خدمت کرے۔ اور جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور زیادہ طاقت حاصل ہو جائے۔ تو وہ ساری دنیا پر احسان کرے۔ اور ساری دنیا سے عدل و انصاف کا معاملہ کرے۔ اور اس زمین پر انؐ داتا بن جائے۔

یعنی جس طرح اللہ تعالےٰ رب العالمین ہے۔ وہ بھی ربوبیت کی صفت اپنے اندر پیدا کرے۔ اور جس طرح اللہ تعالےٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ بھی اپنے اندر رحمٰن اور رحیم کی صفت پیدا کرے۔

میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حقیقی مسلم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خاتمہ مسلم ہونے کی حالت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو تقویت دے اور ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہمارے آپس کے تعلقات برادرانہ اور مخلصانہ ہوں۔ اور ہم ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبات رکھیں۔ اور ہم اپنے نفس کی قربانی کرنے والے ہوں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہو کر پیش ہو سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

کارخانہ کشید روغن کے اجراء کی تجویز

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بعض تجاویز کے ماتحت جن کارخانوں کے کھولنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا کارخانہ جس کے کھولنے کا فیصلہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ وہ کشید تیل کا کارخانہ ہے۔ جس کا سرمایہ دس لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور سردست پانچ لاکھ روپیہ کے حصے فروخت کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں سے کمپنی کے اجراء کے بعد ۳ لاکھ روپیہ ایک سال کے اندر اندر مختلف اقساط میں جمع کیا جائے گا اب تک بہت سے احباب کی طرف سے ایک کثیر رقم کے وعدے آچکے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے حصص خریدنے ہوں۔ وہ اس دفتر کو اپنے عندیہ سے اطلاع دے دیں۔ کہ وہ کتنے روپیہ کے حصص خریدنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کے نام درج کر لئے جائیں۔ اور بعد میں مقررہ رقم کے ختم ہو جانے پر ان کو مایوسی نہ ہو۔ امید ہے احباب اس میں تاخیر نہ کرینگے۔ ناظم تجارت قادیان

برائے طلبہ دینیات کلاس نمبر ۲

دینیات کلاس نمبر ۲ میں شامل ہونے کے لئے بیرونجات سے آنے والے طلبہ کی رہائش کا انتظام فضل عمر ہوسٹل میں کیا گیا ہے۔ تمام طلبہ ۲۴ مئی کی شام کو وہاں تشریف لے آئیں۔ نیز ۲۴ مئی کو عشا کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں خاکسار سے ملیں۔ جہاں ان کو ضروری ہدایات دی جائیں گی۔ یہ کلاس ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانوں میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے کھولی گئی ہے۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن کی رپورٹ ۱۵ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء

کلیولینڈ میں احمدی جماعتوں کا نمائندہ جلسہ تحریک جدید کے مخلصانہ وعدے تین نئے احمدی

مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نمائندہ الفضل مقیم شکاگو کے قلم سے

گیارہ سو روپیہ کے وعدے

گذشتہ رپورٹ میں شکاگو میں نمائندگان جماعتہائے امریکہ کے جلسہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اسی طرح کا ایک جلسہ گذشتہ اتوار کو کلیولینڈ میں منعقد ہوا۔ کلیولینڈ شکاگو سے کوئی چار سو میل دور ہے۔ اس لئے یہاں کی قریب کی بعض جماعتوں مثلاً ینگس ٹاؤن اور بالٹی مور کے نمائندگان شکاگو نہ آسکے تھے۔ جو یہاں جمع ہوگئے۔ الحمدللہ کہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ بعض غیر مسلم بھی آئے۔ نمائندگان کی استقبالیہ تقاریر کے بعد محترم و مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جن میں جماعتوں کو تربیت اور عملی پہلو اور قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ بفضلہ تعالیٰ اختتام جلسہ پر تحریک جدید کے بارھویں سال کے سلسلے میں کلیولینڈ کی جماعت نے تین سو پچاس ڈالر یعنی قریباً ۱۱۶۶ روپے کے وعدے کئے۔ تین دوستوں نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ ہمارے دوست سید عبد الرحمٰن صاحب کا وعدہ کلیولینڈ کے موجودہ وعدوں کے علاوہ ہے۔ جو وہ اس سے قبل نقد ادا کر چکے ہیں۔ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ ڈیٹن اور پٹسبرگ کے احباب بھی جو پہلے شکاگو کے جلسے میں شامل ہو چکے تھے۔ اس جلسے میں شریک ہوئے۔ جماعتیں اس امر کی بہت خواہشمند ہیں۔ کہ یہاں پر مرکز سے استنے واقفین پہنچ جائیں۔ جو ان مقامات میں مستقل قیام کر کے انہیں دینی تعلیم دیں۔ اور اسلامی مسائل سے پوری واقفیت کرائیں۔

ڈاکٹر زویمر اور دوسرے عیسائی مشنری ہمارے دفتر میں

ہمارا دفتر اگرچہ نسبتاً چھوٹا ہے۔ مگر بفضلہ تعالےٰ شکاگو کے مشہور ترین حصہ میں ہونے کی وجہ سے اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت موزوں ہے۔ عیسائی دنیا کے مشہور ترین پادریوں میں سے ڈاکٹر زویمر ہیں۔ جو اس وقت اسلام کے سب سے بڑے دشمنوں میں سے ہیں۔ اور ایک سہ ماہی رسالہ نیویارک سے مسلم ورلڈ کے نام سے نکالتے ہیں۔ کل اچانک ہمارے دفتر میں آئے۔ ڈاکٹر زویمر اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ کوئی اسّی سال کے قریب عمر ہوگی۔ مگر اب بھی عیسائیت کی نمائندگی اسلام کے مقابلے میں کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان کی نئی بیوی ان کے ساتھ تھی۔ بہت دیر تک دلچسپ مذہبی گفتگو کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے وہ صوفی صاحب کی علمی وقعت اور امریکہ میں ہمارے رسالہ کی ادارتی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں۔ اس سے قبل ریورینڈ ایچ۔ این۔ ہاٹ (H. Raynhaut) ایک اور عیسائی مشنری بھی دفتر میں آئے۔ اور صوفی صاحب سے مذہبی گفتگو کرتے رہے۔

تعلیم و تربیت

شکاگو میں اب خدا کے فضل سے ہفتہ میں تین اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ ایک اجلاس تو تعلیمی ہوتا ہے۔ جس میں دوستوں کو یسرنا القرآن اور قرآن کریم کے اسباق دئے جاتے ہیں۔ دوسرا تبلیغی جس میں خدام الاحمدیہ مسائل اسلام پر تقاریر کرتے ہیں۔ ان تقاریر کی تیاری میں ان کی مدد کی جاتی ہے اور پھر تقاریر کے بعد انہی مسائل پر زیادہ تفصیلی تقریر کی جاتی ہے۔ تیسرے اجلاس میں تربیتی پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ آج کل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا اس اجلاس میں درس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سن رائز سے حضور کا خطبہ اور الفضل سے دارالامان کی اور سلسلے کی ضروری خبریں سنائی جاتی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ دوست ذوق و شوق سے ان اجلاس میں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ چونکہ خاکسار اپنی تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے دوسری مساعی میں زیادہ حصہ نہیں لے سکتا۔ اس لئے صوفی صاحب نے شکاگو مشن کا کام میرے سپرد فرمایا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ لٹریچر اور اغیار

یہ حقیقت ہے کہ عیسائیوں کا باخبر حلقہ احمدیت کے دلائل اور احمدیت کی تبلیغی مساعی اور سلسلے کے مدلّل اور مُسکت لٹریچر کی اہمیت سے مرعوب ہے۔ رسالہ قبر مسیح کا دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ پہلا ایڈیشن سولہ صفحے کا تھا۔ اب قریباً پچاس صفحے میں چھپ رہا ہے۔ پہلے ایڈیشن پر ریویو کرتے ہوئے ڈاکٹر زویمر نے رسالہ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں لکھا تھا:۔

"واقعہ میں اگر یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور مردوں میں سے دوبارہ جی نہیں اٹھے تو عیسائیت کا دل نکل جاتا ہے" رسالہ مذکور میں لکھا ہے کہ اگر یہ واقعہ صلیب جھوٹ ہے تو اس بات کا کیا جواب ہے کہ عیسائیت کے ذریعہ اس قدر بھلائی دنیا میں پھیلی۔ کیا ایک جھوٹا عقیدہ اسقدر بھلائی پھیلا سکتا ہے۔ مگر عیسائی تبصرہ نگار کا یہ خیال کہ عقیدہ کفارہ نے دنیا کو کوئی بھلائی دی بالکل بودا اور بلاثبوت ہے۔ اس بھیانک خیال نے دنیا کو صرف نقصان ہی نقصان پہنچایا ہے وہ فائدہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سچی تعلیم سے دنیا کو ملا۔ اُسے عقیدہ کفارہ کی طرف منسوب کرنا محض دھوکہ دہی ہے۔ انبیاء جو تعلیم ازلی سرچشمہ صداقت سے دیتے ہیں وہ تو بے شک فائدہ بخش ہوگی۔ اور قرآن کریم نے اُن "کتب قیّمہ" کی تعلیموں کا جامع احاطہ کیا ہے۔ مگر عقیدہ کفارہ سے کسی فائدہ کا امکان دعویٰ بلا دلیل ہے۔

کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا مسودہ پروفیسر چارلس بریڈن جو نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کی مشہور شخصیت ہے نے دیکھا ہے۔ یہ وہی یونیورسٹی ہے جس میں خاکسار کا داخلہ ہوا ہے۔ پروفیسر بریڈن رسالہ مذکور پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"صوفی صاحب نے کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں مزید مواد جمع کرکے اپنے دعویٰ کو مزید ٹھوس طاقت پہنچائی ہے یسوع مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان اور تبت کے سفر پر مزید روشنی ڈالنے کے علاوہ بعض بدھ ازم کے ماخذوں کو بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہے کہ بدھ ازم اور عیسوی تعلیم کی مشابہت اس امر کی دلیل ہے کہ بدھ ازم حضرت یسوع مسیح کی تعلیم کی ہی دوسری شکل ہے دیکھنا یہ ہے کہ اب بدھ عالم اس کے متعلق کیا کہتے ہیں"

پروفیسر بریڈن تاریخ ادیان کے پروفیسر ہیں۔ آپ کا ایک مضمون "بائیبل کے متعلق بعض موجودہ مسلمانوں کا نقطہ نظر" کے عنوان سے پینسلوینیا امریکہ کے رسالہ "کروزر کوارٹرلی" میں گذشتہ جولائی میں چھپا تھا۔ اس رسالہ نے اب اس کو الگ پمفلٹ کی صورت میں بھی شائع کردیا ہے۔ جس سے مضمون کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اس مضمون میں صوفی صاحب کی کتاب لائف آف محمدؐ میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کے حصے پر خاص طور پر توجہ کی ہے۔ اسی موضوع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور جناب مولوی محمد دین صاحب سابق مبلغ امریکہ کے مضامین بھی چھپ چکے ہیں۔ رسالہ مذکورہ میں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ہمارے نقطہ نگاہ کو اپنے الفاظ میں بیان کرکے لکھا ہے کہ یہ امر دلچسپی کا موجب ہوگا کہ عیسائیت کا وہ طبقہ جو انجیل کو لفظاً صحیح سمجھتا ہے ان دلائل کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے۔

کولمبیا یونیورسٹی کے رسالہ دی ریویو آف ریلیجن نے اپنی تازہ اشاعت ماہ مارچ ۱۹۴۶ء میں "Among The Periodicals" کے مستقل عنوان کے ماتحت آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد" کا ذکر کیا ہے جو رسالہ مسلم سن رائز کی دو قسطوں میں شائع کی گئی ہے۔

اعلان

دفتر بیت المال میں کچھ انسپکٹروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جن کی صحت اچھی ہو۔ اور پڑتال حسابات کے علاوہ تربیت وغیرہ کا کام بھی کرسکتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مع تصدیق مقامی عہدیداران نظارت بیت المال ارسال کریں۔

ناظر بیت المال

نتیجہ امتحان کتاب ـــــ شہادۃ القرآن

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۱۴ ؍ ماہ شہادت کو سال رواں کا پہلا امتحان ہوا۔ جس میں کل ۱۳۷ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۲۳ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ قریباً ۹۲ فیصدی رہا۔ اوّل اور دوئم رہنے والی ممبرات علی الترتیب محترمہ امۃ الحق صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالکریم صاحب خالد اوّل دوئم رہنے والی محترمہ جمیلہ خانم بنت ڈاکٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپور رہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی ان کے لئے دین و دنیا میں خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ انعامات عنقریب بھیج دئیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

ہندوستان میں باوجود ۲۱۰ مقام لجنہ قائم ہوتے کے امتحان میں صرف ۲۱ جگہ کی لجنات نے شرکت کی ہے۔ یوں امتحان دینے والی خواتین کی تعداد بھی نہایت قلیل تھی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کی خواتین کی یہ رفتار بہت قابل افسوس ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ کم سے کم ۵۰۰ ممبرات شامل ہوتیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جماعتی ترقی کے لئے احمدی خواتین کی علمی ترقی از حد ضروری ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ امتحانات میں تمام لجنات پوری کوشش سے شرکت فرمایا کریں گی۔ دوسرا امتحان ۱۵ جولائی میں ہوگا۔ کتاب کا اعلان عنقریب کردیا جائے گا۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ امۃ اللہ خورشید

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
حلقہ مسجد مبارک	۱۰۰	امۃ الوہاب صاحبہ	۳۸	مبلغہ کلاس	
نورجہاں بیگم	۴۳	زینب زہرہ	۶۹	محمدہ بیگم	۴۹
سیدہ بشرہ بیگم	۴۶	آمنہ اہلیہ عبدالغفار صاحب	۷۰	سلطانہ عزیزہ	۵۳
امۃ الرحیم	۶۹	سکینہ بیگم	۴۰	سلیمہ بیگم	۸۰
نسیمہ اختر	۳۳	مبارکہ بیگم	۵۵	امۃ الحفیظ صاحبہ	۷۵
حلقہ مسجد فضل		حمیدہ آصف	۶۲	رشیدہ شکیلہ	۶۴
صدیقہ اقبال حسین	۷۳	نعیمہ بیگم	۴۹	امۃ الرشید	۶۷
زرینہ بیگم	۴۲	دار الفضل		سعیدہ بیگم	۴۱
رشیدہ بیگم	۴۴	محمدی بیگم	۴۴	سکندر آباد دکن	
دار الانوار		اہلیہ مرزا قدرت اللہ صاحب	۴۲	فاطمہ فضل الدین	۶۸
صالحہ درد	۵۹	سارہ بیگم	۴۳	بیگم چوہدری شریف احمد صاحب	۶۶
عابدہ بیگم	۸۰	منور سلطانہ	۶۱	ہاجرہ الہ دین	۶۴
مومنہ صاحبہ	۵۶	حکمت اللہ صاحبہ	۴۸	مسز زینب حسن	۷۵
دار العلوم		سلیمہ بیگم	۵۸	عائشہ یوسف احمد الہ دین	۸۵
سلیمہ قدسیہ	۵۴	رضیہ سلطانہ	۵۵	چک سکندر	
امۃ الحفیظ صاحبہ	۴۲	محمد بی بی اہلیہ		فضیلت بیگم	۶۱
امۃ اللطیف صاحبہ	۶۹	سردار نذر حسین صاحب	۳۵	صفیہ بیگم	۶۶
امۃ الرحمٰن صاحبہ	۹۱	حفیظہ بیگم	۳۶	سماعیلہ	
ام رشید صاحبہ	۴۳	مبارکہ بقاپوری	۷۷	رابعہ بیگم	۸۱
دار الفتوح		رضیہ اختر کوثر	۵۷	زبیدہ	
سیدہ امۃ الہادی	۵۷	مبارکہ مسعودہ	۶۷	حفیظہ خانم	۴۱
امۃ المجید صاحبہ	۳۹	مریم صدیقہ	۶۵	بشیرہ اختر	۳۵
دار الرحمت		دار البرکات		حلقہ دہلی دروازہ لاہور	
امۃ الحفیظ صاحبہ	۸۵	صفیہ خانم	۴۱	حمیدہ بیگم	۳۸
سعیدہ بنت چوہدری		منصورہ بیگم	۷۱	نصیرہ بیگم	۵۷
عبدالرحیم صاحب	۶۳			سلمیٰ صاحبہ	۶۶

نام	نمبر
فہمیدہ صاحبہ	۴۰
اجنالہ ضلع امرتسر	
حسن آرا ابٹ	۸۷
ہوشیارپور	
رشیدہ بیگم	۷۹
امۃ الحفیظ	۷۷
فیروزپور	
صفیہ بیگم	۳۹
سعیدہ صادقہ	۸۰
آمنہ بیگم اہلیہ محمد منور صاحب	۴۳
سعیدہ بیگم	۵۰
امۃ اللطیف طاہرہ	۴۷
ٹوبہ ٹیک سنگھ	
امۃ الحمید بیگم	۶۰
امۃ اللطیف طاہرہ	۵۷
گوجرہ ضلع لائلپور	
امۃ الرشید سلطانہ	۹۳
امۃ الحق صاحبہ	۹۶
جالندھر شہر	
[illegible] بیگم	۷۵
ملتان شہر	
حمیدہ بیگم	۸۱
حلقہ جابکسواراں لاہور	
زینب بیگم حسن	۸۳
صفیہ ملک خدابخش	۴۹
صالحہ نسرین	۸۹
فرخ سلطانہ	۴۶
سراج بیگم	۵۵
سیدہ رضیہ سلطانہ	۶۳
قصور	
سعیدہ بیگم	۶۸
امۃ الحفیظ بیگم	۶۶
نئی دہلی	
سالحہ بیگم عفیفہ	۵۵
بشریٰ بیگم خالدہ	۴۷
امۃ الحفیظ صاحبہ	۸۸
شیخ پور ضلع گجرات	
کنیز فاطمہ	۳۳
کنیز فاطمہ بنت محمد خان	۶۴
سلیمہ بیگم	۵۰
امۃ الحفیظ صاحبہ	۷۴
صغیرہ بیگم	۴۹
کھاریاں	
ناصرہ بیگم	۳۳
چک نمبر ۱۱۷ ج	
رشیدہ بیگم	۴۳
اقبال بیگم	۵۵
غلام فاطمہ	۶۹
لکھنؤ	
فاطمہ خیردین لکھنوی	۷۴
کراچی	
امۃ النصیر صاحبہ	۶۲
فضیلت بیگم	۹۱
صفیہ اللہ داد صاحب	۸۷
فضیلت بانو بنت مرزا عنایت اللہ صاحب	۸۱
امۃ الکریم بلقیس	۷۴
حیدرآباد سندھ	
سعیدہ بیگم	۶۴
ممتاز بیگم	۴۵
امۃ المجید خانم	۸۵
سیدہ خاتون	۷۷
فضل عزیز	۴۹
حیدرآباد دکن	
امۃ الحفیظ بیگم	۴۳
امۃ السلام صاحبہ	۷۴
امۃ الحی صاحبہ	۶۶
اشرف النساء	۳۵
محمدی بیگم	۳۶
صوبہ بہار	
سیدہ شمس النساء	۵۳
ام حسان	۵۸
حمیرا بنت ظریف	۴۶
ناصرہ بنت ظریف	۳۶
سلیمہ بیگم	۸۴
عزیزہ خانم	۶۱
جمیلہ خانم	۹۴
رائے پور	
غلام فاطمہ	۴۴
رفاقت بیگم	۴۱
بھاگا بھٹیاں	
عائشہ بیگم	۴۸
بمبئی	
زینب بیگم اہلیہ سید عبدالمومن صاحب	۴۰

زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید قرآن اور حدیث میں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (سورہ روم رکوع ۴) یعنی جو زکوٰۃ بھی تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ (مشکوٰۃ) یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مگر ادا نہ کی جائے۔ بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں ملا رہے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

(ناظر بیت المال)

شعبہ مال — اور — مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کو گذشتہ ماہ میں شعبہ مال کی طرف سے بجٹ فارم بھجوا کر تاکید کی گئی تھی۔ کہ جلد از جلد بجٹ تشخیص کر کے فارم مرکز میں ارسال کریں ابھی تک بہت ہی کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے

جن مجالس نے ابھی تک بجٹ فارم پُر کر کے واپس نہیں بھجوائے۔ وہ جلد از جلد فارم بھجوائیں۔ چندہ اور عطایا کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور وصول شدہ رقوم اپنے پاس رکھنے کی بجائے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۴۲۲ منکہ میراں بخش ولد نور الدین قوم ہنڈت شیخ پیشہ دوکاندار عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن لالہ موسیٰ محلہ ہ[illegible] پورہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف ایک دوکان ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے میرے دو مکان تھے۔ جو پہلے اپنے دونوں لڑکوں کو تقسیم کر دیئے ہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری آمد مبلغ بیس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ شیخ میراں بخش موصی۔ گواہ شد سید اعجاز احمد انسپکٹر تعلیم و تربیت گواہ شد محمد دین

ع ۹۳۵۷ منکہ فاطمہ بیگم زوجہ حکیم یوسف علی صاحب قوم قریشی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان حال فلیمنگ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ مبلغ صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے فوت ہونے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ فاطمہ بیگم بقلم خود گواہ شد نور علی [illegible] پسر موصیہ گواہ شد حکیم یوسف علی خاوند موصیہ

76

ہمدردِ نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ

اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے — مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ؍ ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بواسیر کا شرطیہ علاج

پندرہ روز میں بلا تکلیف دوائی کے لگانے سے اور استعمال سے مسے گر جائیں گے۔ اور ہر قسم کے عوارض بواسیر کے متعلق مسّوں کے گر جانے کے بعد ہی دور ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت مند اصحاب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت حسب ذیل ایڈریس پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

نوٹ:- یہ ہزاروں مریضوں پر تجربہ ہے بالکل کوئی تکلیف اور درد نہیں ہوتی۔

وقت ملاقات صبح ۵ بجے سے لیکر ۹ بجے تک شام ۶ بجے سے لیکر ۷ بجے تک

حکیم فضل الٰہی محلہ دار العلوم

دیگر ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

مستورات کی صحت کی حقیقی ضامن!

رئیس الاطباء حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی مایہ ناز ایجاد

ہمدمِ نسواں

لیکوریا اور اس سے پیدا شدہ تمام زنانہ امراض۔ کمر درد۔ سر درد دم پھولنا۔ پیڑو میں درد۔ کمی بھوک نقص ماہواری کو دور کرنے کے علاوہ عورتوں کو تندرست اور اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک روپیہ چودہ آنے علاوہ محصولڈاک

مینیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور (قائم شدہ ۱۸۹۱ء) سے طلب فرمائیں!

تصحیح اعلان چندہ برائے توسیع کالج

الفضل مجریہ ۱۰ مئی ۴۶ء میں چندہ توسیع کالج کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں دو لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی بجائے دو لاکھ روپیہ سمجھا جائے۔ (ناظر بیت المال)

رشتہ مطلوب ہے

تین احمدی لڑکیوں کیلئے جن کی عمر علی الترتیب ۱۷-۱۹-۲۰ سال ہے۔ رشتے مطلوب ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ۔ نیک، دیندار اور امور خانہ داری میں ماہر ہیں۔ لڑکے نیک اور برسر روزگار ہوں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

شیخ عبدالرحمٰن اسسٹنٹ ریلوے بورڈ۔ ۲۰ لیک سکوئیر نئی دہلی

امرت دھارا کا ایک خاص اینٹی سپٹک (جرم کش) مرکب

امرت دھارا لوشن

امرت دھارا خود ہی بہترین جرم کش دوائی ہے۔ اس میں چند اور نہایت مفید اشیاء شامل کر کے یہ لوشن تیار کیا گیا ہے۔ گلا بیماری کے حملہ کرنے کی پہلی گذرگاہ ہے۔ آج کل کی زندگی میں جب کھانے کی اشیاء نکمی ملتی ہیں۔ شہر دھول اور گندے دھوئیں سے پُر رہتے ہیں۔ گلے کو نقصان پہنچتا ہے۔ گلے کے ذریعے سارے جسم پر بُرا اثر پہنچتا ہے۔ اس لئے گلے کی حفاظت و تندرستی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لوشن سے غرارے کرنا آپ کو ہمیشہ گلے کی خرابیوں سے دور رکھے گا۔ گلے کی درد۔ سوجن۔ کف۔ سردی۔ انفلوئنزا اور ہر قسم کی گلے کی خرابیوں سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو بہت جلدی دور کرتا ہے اس کے علاوہ یہ لوشن زہریلے جرموں اور ہر قسم کی چھوت کی بیماریوں کو روکتا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

یاد رکھیں کہ یہ لوشن کسی اور جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امرت دھارا اس کا جزو اعظم ہے۔ جو صرف کوی راج و دیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد ہے۔

نوٹ:- چھوٹے سے چھوٹے پارسل پر کم از کم ۱۳ ؍ محصولڈاک وغیرہ خرچ آجاتا ہے۔ اس لئے زیادہ دوائی منگوانے میں فائدہ ہے

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ، امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

نظامِ نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جن سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت ہر ایک روپیہ کے پانچ مع محصولڈاک:-

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن

بنارسی دوپٹے۔ ریشمی سوٹ اور مشہدی کمخواب کے سٹ۔ کولوں کے کپڑے لنگیاں

اللہ رکھا سلطان علی۔ بٹالہ ہاؤس کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرت سر

مکرم جناب محمد لطیف صاحب کا مکتوب

میرے گھر میں پہلے ایک حمل ہوا سات ماہ کے بعد ضائع ہو گیا۔ دوسرا حمل ہوا وہ بھی ضائع ہو گیا۔ لیڈی ڈاکٹروں کو گرانقدر پچاس پچاس روپے کی فیسیں دیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مجھے غلام احمد صاحب احمدی مبلغ نے کہا کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی گولیاں "تریاق اٹھرا" استعمال کرائیں۔ آپ اس بزرگ کی برکت سے احمدی ہو جائینگے۔ میں نے اپنے گھر میں "تریاق اٹھرا" دواخانہ نورالدینؓ کا استعمال کروایا۔ اس کے استعمال کے بعد حمل ضائع نہیں ہوا۔ اور زمانۂ حمل میں طبیعت بھی ٹھیک رہی۔ عام صحت بھی اچھی ہو گئی۔ خداوند کریم نے مجھے بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس دوا کی جو قیمت بھی رکھی جائے وہ کم ہے۔

راقم:۔ محمد لطیف ڈاکخانہ سری رام پورہ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ